جمعرات
۲۲۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۱۰ | جمعرات ۔ ۱۵ ۔ ربیع الثانی ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۲ ۔ تبوک ۷۳ ۱۳ھش ' ۲۲ ۔ ستمبر ۱۹۹۴ء

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو

تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھوڈالو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو۔ حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمّت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمّت اخلاقِ فاضلہ میں سے ہے اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمّت ہوتا ہے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ (صاحب ایمان) دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہوّر ہوتا ہے (صاحب ایمان) میں شتابکاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرتِ دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا۔

انسان سے کبھی ایسا کام ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی سائل کو اگر دھکا دیا تو سختی کا موجب ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا فعل ہوتا ہے اور اسے توفیق نہیں ملے گی کہ اسے کچھ دے سکے' لیکن اگر نرمی یا اخلاق سے پیش آوے گا اور خواہ اسے پیالہ پانی ہی کا دے دے تو وہ ازالہ قبض کا موجب ہو جاوے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۶-۷)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب (وفات یافتہ) سابق مربی انچارج مغربی افریقہ مورخہ ۱۳۔ ستمبر ۹۴ء عمر قریباً ۸۱ سال نیو جرسی امریکہ میں اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب نذیر کے ہاں وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ Willing Bro نیو جرسی میں مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں ان کی میت ان کے بیٹے ربوہ لائے۔ مورخہ ۱۹۔ ستمبر بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ موصوفہ نے اپنے خاوند حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے ہمراہ افریقہ میں لمبا عرصہ تک خدمت دین کی سعادت حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترم شیخ تاج الدین صاحب، بقضائے الٰہی بعمر ۹۵ سال مورخہ ۹۴-۸-۱۹ کو لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت متقی اور دیندار بزرگ تھے۔ آپ موصی تھے آپ کی میت ربوہ لائی گئی جہاں اگلے روز بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔

آپ مکرم منیر احمد صاحب شیخ سیشن جج سیالکوٹ۔ مکرم نصیر الدین صاحب شیخ پی ایم جی لاہور' مکرم شبیر احمد لالی صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم پروفیسر بشیر الدین سلیم صاحب کے والد محترم تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے

درخواست دعا

○ مکرم مشہود احمد صاحب ابن مولوی محمد احمد صاحب نعیم (وفات یافتہ) دل کی تکلیف اور بخار سے علیل ہیں۔ مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

قانون الٰہی توڑنے والے کو راحت نہیں مل سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

خدا تعالیٰ جو غیر محدود اختیارات رکھتا ہے اس کے حکم کی خلاف ورزی میں ذلت بھی طویل ہو گی۔ گو یہ سچ ہے کہ (۔) میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے۔ مگر جیسی کہ اس کی طاقتیں وسیع ہیں اسی انداز سے نافرمان کی ذلت بھی ہونی چاہئے۔ اور ہو گی۔ ہاں بہت سی سزائیں ایسی ہیں کہ انسان ان کو دیکھتا ہے اور بہت سزائیں ایسی ہیں کہ ان کو نہیں دیکھ سکتے تو غرض یہ ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ خدا کے قانون اور حکم کی اگر پرواہ نہ کریں گے تو کیا نقصان ہے؟ نہیں نہیں خبردار ہو جاؤ۔ مولا فرماتا ہے۔ (۔) منکر کو تین قسم کی سزا دیں گے۔

ہر ایک انسان کا جی چاہتا ہے۔ کہ میں آزاد رہوں جہاں میری خواہش ہو وہاں پہنچ سکوں۔ پھر چاہتا ہے کہ جہاں چاہوں حسب خواہش نظارہ ہائے مطلوبہ دیکھوں اور آخر جی کو خوش کروں کہیں جانا پڑے تو جاؤں اور کہیں سے بھاگنا پڑے تو وہاں سے بھاگوں اور کسی چیز کو دیکھنا پڑے تو اسے دیکھوں۔ ہر حال اپنا دل ٹھنڈا رکھوں۔

پس یہ تین عظیم الشان امور ہیں اگر کہیں جاتا ہے تو منشا ہے کہ دل خوش ہو۔ کسی کو دیکھتا ہے تو اس لئے کہ جان کو راحت ملے۔ نتیجہ بہر حال دل کی خوشی ہے مگر جب انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کرتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اولاً تین ہی نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔ عطاء وجود۔ عطاء سمع۔ عطاء بصر۔ ان نعمتوں سے اگر کوئی جاتی رہے تو کیا سچی خوشی اور حقیقی راحت مل سکتی ہے۔ کبھی نہیں۔ پھر خاص الخاص نعمت جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعے ملی ہے اس کے انکار سے کب راحت پا سکتا ہے؟

قانون الٰہی اور شریعت خداوندی کو توڑتا ہے کہ راحت ملے؟ مگر راحت کہاں؟ دیکھو ایک نابکار انسان حدود اللہ کو توڑ کر زنا کا ارتکاب کرتا ہے کہ اسے لذت و سرور ملے۔ مگر نتیجہ کیا ہے کہ اگر آتشک اور سوزاک میں مثلاً مبتلا ہو گیا۔ تو بجائے اس کے جسم کو راحت و آرام پہنچا دے دل کو سوزش اور بدن کو جلن نصیب ہوتی ہے۔ قانون الٰہی کو توڑنے والے کو راحت کہاں؟ پھر اس کے لئے (۔) یعنی منکر انسان کے لئے کیا ہوتا ہے۔ پاؤں میں زنجیر ہوتی ہے۔ گردن میں طوق ہوتا ہے جس کے باعث انواع و اقسام راحت و آرام سے محروم ہو جاتا ہے۔ دل میں ایک جلن ہوتی ہے

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۲- تبوک ۱۳۷۳ ہش   ۲۲- ستمبر ۱۹۹۴ء

لذائذ اور تلخی

یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بنائی ہے اور نہ صرف بنائی ہے بلکہ اپنے بندوں کے لئے مسخر کردی گئی ہے۔ انسان کا حق ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور حق ہی کی کیا بات ہے یہ اس کا فرض ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائے اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جنگلوں اور پہاڑوں میں جا رہنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ انسان دنیا میں رہے۔ لوگوں کے ساتھ رہے' معاشرہ کا ایک حصہ بن کر زندگی گزارے اور اپنے بہن بھائیوں کے دکھ سکھ بانٹے۔

اگر یہ دنیا انسانوں کے لئے نہیں ہے تو کس کے لئے ہے۔ کیا یہ کارخانۂ عالم بیکار پڑا رہے۔ زنگ آلود ہو جائے۔ چیزیں میسر ہوں اور کوئی استعمال نہ کرے۔ پھر چیزیں ہوں ہی کیوں۔ اور چیزیں۔ ضروری ہیں بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ دنیا پھیلتی ہی چلی جاتی ہے نئی سے نئی بات میسر آ رہی ہے۔ جو کچھ ہمیں میسر ہے وہ آج سے پانچ ہزار سال پہلے کہاں تھا۔ پانچ ہزار سال اور یہ تو بہت لمبا عرصہ ہے۔ پانچ سو سال پہلے بھی یہ سب کچھ کہاں تھا جو آج موجود ہے اور میسر ہے پس خدا تعالیٰ نہ صرف جو اب تک ہمارے سامنے آیا ہے ہمیں استعمال کی ترغیب دیتا ہے بلکہ مزید بہت کچھ مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔

البتہ یہ بات لازم ہے کہ ایسی چیزوں کو حاصل کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے تگ و دو کی ضرورت ہے اور تگ و دو انسان کی فطرت کا خاصہ ہے۔ کوئی عجیب بات نہیں۔ تگ و دو اور حصول۔ یہ دونو باتیں چولی دامن کے ساتھ والی بات ہیں۔

البتہ۔ اور یہ بہت بڑا البتہ ہے۔ دنیا کی چیزیں انسان کو خدا سے غافل نہ کر دیں وہ ان پر اتنا فریفتہ نہ ہو جائے کہ خدا کو بھول جائے۔ اور خدا کو یاد رکھنے کے لئے لازمی ہے کہ انسان عیش و عشرت میں آنے کی بجائے کسی حد تک تلخی کی زندگی گزارے۔ آرام کی تمنا کرے لیکن صرف اتنا آرام جس کی اسے حقیقی معنوں میں ضرورت ہے اور جس کے ساتھ کم از کم اتنی تلخی تو ہو کہ وہ خدا کو یاد رکھے اسے اس بات کا احساس ہے کہ آرام ہے تو خدا کا دیا ہوا ہے وہ نہ دے تو آرام کہاں۔ اور تلخی ہے تو وہ بھی اسی کی عطا ہے اور اس رنگ میں ایک نعمت ہے کہ خدا کو یاد رکھنے کا ذریعہ ہے۔

پس دنیا ہمارے لئے ہے۔ ہمیں اس کے لذائذ کے حصول کا حق ہے بلکہ ہمارا فرض ہے کہ اس کے لذائذ پا کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں تحدیثِ نعمت کے طور پر لذائذ کو استعمال کریں۔ ایسے لذائذ میں کچھ تلخی بھی ہوگی اور یہ دونو مل کر انسان کو خدا کے آستانے پر رکھنے میں مدد دیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم دنیا کو خوب خوب حاصل کریں اور خدا کے آستانے پر گرے رہیں۔ ایسا کرنے میں جو تلخی آئے اسے بخوشی قبول کریں۔ بلکہ اسے بھی خدا کی نعمت سمجھیں۔

غدار سے کم نام بھلا کس کو بجے گا
باجا ہے سیاست کا یہ کس طرح بجے گا
ہو پائے تو کر جاؤ ہڑپ ملک کی دولت
کم کم جو ملا تم کو تو دل کیسے رجے گا

ابوالاقبال

O

راہی ہٕ رہگذرِ بیم و رجا ہوں یا رب!
طالبِ منزلِ تسلیم و رضا ہوں یارب!

میں تو ہر بار فقط تیرا سہارا لے کر
دورِ آشوب میں سو بار بچا ہوں یا رب

میں بھی انساں ہوں' گنہگار خطاکار بھی ہوں
میں بھی آلودۂ حالات رہا ہوں یارب!

میں جو بولوں تو مری بات سے برہم دنیا
چپ رہوں تو بھی سراپائے خطا ہوں یا رب!

اپنوں بیگانوں کے طعنوں کو سنا ہے میں نے
تُو تو جانے ہے میں اچھا کہ برا ہوں یارب!

ڈھونڈتا پھرتا ہوں یوں اپنا ٹھکانا جیسے
ریگِ صحرا ہوں' بیاباں کی ہوا ہوں یارب!

مجھ کو حسرت ہے کوئی پیار سے دیکھے مجھ کو
پھول تنہا کہیں صحرا میں کھلا ہوں یارب!

اپنے گھر میں بھی تو میں مہر بلب رہتا ہوں
تاب گویائی بھی ہے ذہنِ رسا ہوں یارب!

اپنے پیاروں کو بھی میں پیارا نہیں کہہ سکتا
اکثر اس بات پہ معتوب ہوا ہوں یارب!

ہوں جواں عزم بھی' ہے ذوقِ سفر بھی مجھ کو
پا شکستہ نہیں' زنجیر بپا ہوں یا رب!

وہ گھٹن ہے کہ مرا سانس بھی لینا مشکل
جانے کس بوجھ کے نیچے میں دبا ہوں یارب!

تو میرے درد سے واقف ہے تو سن لے میری
میں کہ ناواقفِ اسلوبِ نوا ہوں یارب

عبدالمنان ناہید

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۳۱

فاسفورس کے وسیع اور گہرے اثرات کا تفصیلی تذکرہ

کولیسٹرول کا علاج، ہڈیوں، جگر اور بون میرو کینسر کا علاج، جوڑوں کے درد کی سختی کا موثر علاج

مردوں کے تولیدی جراثیموں کو زندگی دینے اور عورتوں کے بانجھ پن کا علاج

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات فرمودہ ۹۔ اگست ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۳۱

لندن: ۹۔ اگست۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۳۱ میں اہم ادویہ کا ذکر فرمایا۔ حضرت صاحب کی کلاس کی خاص بات حضرت صاحب کا سادہ اور عام فہم انداز اور ہومیو پیتھی کے میدان میں آپ کے طویل تجربات کا نچوڑ ہے۔

کولسٹرول کا کنٹرول جگر کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا یہ دنیا کی سب سے زیادہ خاموش فیکٹری ہے جو پانچ ہزار کیمیکلز کو کنٹرول کرتی ہے اکثر ان میں سے جگر براہ راست پیدا کرتا ہے اور بعض دوسرے گلینڈز کو آرڈر دیکر پیدا کرتا ہے۔ جگر میں بعض اوقات پیدائشی رجحان یہ ہوتا ہے کہ یہ کولیسٹرول زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اس کو ہمیشہ خوراک سے کنٹرول کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ بعض اوقات جگر بنا ہی زیادہ رہا ہوتا ہے۔ یہ فیملی روایت بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا فاسفورس جگر کے اس حصے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ میں نے ذاتی تجربے سے دیکھا ہے کہ Low Density کولیسٹرول میں فاسفورس بہت اچھا کام کرتا ہے۔

ناک میں رس دار پانی کی تھیلیاں سی بن جاتی ہیں۔ رحم میں بھی جھلیاں سی بن جاتی ہیں ان کو تحلیل کرنے میں فاسفورس اچھا کام کرتا ہے۔ فاسفورس میں معدے اور سر میں سردی سے افاقہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سرخ خون کا رش کرنا ہے۔ جہاں بھی سرخ خون (شریانوں کا) رش کرے گا وہاں یہ کام کرتا ہے۔ السر میں جو سرخ خون کی بلیڈنگ Bleeding ہو۔ اس میں ٹھنڈی ٹکور سے آرام آتا ہے۔ گرم ٹکور نقصان دہ ہوتی ہے۔ اس میں فاسفورس فائدہ دیتا ہے۔

ہڈیوں کا کینسر ہڈیوں کے کینسر میں فاسفورس چوٹی کی دوا ہے۔ مثانہ اور پراسٹیٹ گلینڈز کے کینسر میں فاسفورس بہت ضروری ہے۔ کئی دفعہ ایلو پیتھک ڈاکٹروں کے لاعلاج بگڑے مریض میں نے خدا کے فضل وکرم سے ٹھیک کئے ہیں۔

ہومیو پیتھی کے منکرین ہومیو پیتھی کے منکرین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اگر کوئی شخص ہومیو ادویہ کے اثرات سے انکار کرے تو اسے گلونائین X2' X3 میں ۱۰۔۱۰ منٹ کے وقفے سے دیں۔ نصف گھنٹے میں سر درد سے پھٹنے لگے گا یہی دوا دھماکہ خیز سر درد میں فائدہ دیتی ہے۔ ہیٹ سٹروک کا چوٹی کا علاج ہے۔ اس میں گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ایک احمدی ڈاکٹر مجھ سے (امامت سے پہلے) بحث کر رہے تھے کہ ہومیو ادویہ کا کوئی اثر نہیں۔ حضرت صاحب دعا سے مریض کو ٹھیک کر دیا کرتے تھے آپ بھی دعا کرتے ہیں مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ان کو میں نے کہا میں آپ کو دوا کا نام نہیں بتاؤں گا۔ دوا دوں گا۔ پھر آپ اس کا اثر دیکھیں۔ میرا خیال تھا کہ اسے یہی گلونائین ۳۰ دوں گا۔ مگر میرے کہنے پر وہ ڈر گئے کہ کیوں اپنی جان خطرے میں ڈالوں۔ اسی طرح وقف جدید میں ایک ہومیو پیتھی کے منکر تھے بڑے کٹر میں نے ان کو ہدایت کی تھی کہ اونچی پوٹنسی' ایک لاکھ کی پوٹنسی' میں دوا نہیں دینی مگر ان کو اس کے اثر کا کوئی یقین نہیں تھا۔ ایک مریض کو میں نے ہدایت کی کہ ۲۰۰ میں دینی ہے۔ انہوں نے از خود میرے کہے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک لاکھ پوٹنسی مریض کو کھلا کر رخصت کیا۔ اور میرے پاس آکر قہقہہ لگا کر کہا کہ میں نے ایک لاکھ کی پوٹنسی دے دی ہے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ان دنوں وقف جدید کا دفتر بیت المبارک کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ ابھی مریض وہاں سے چل کر بیت المبارک کے بیرونی گیٹ پر پہنچا تھا کہ اسے ٹوٹل فالج ہو گیا۔ گردن سے پاؤں تک۔ اس کے لواحقین اسے ہسپتال لے گئے۔ کیونکہ ہومیو پیتھی پر اعتماد نہ رہا تھا۔ ایک ماہ مریض ہسپتال میں رہا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر میں نے اسے اسی دوا کا انٹی ڈوٹ دیا۔ ۳۔ ۴ مہینے کے بعد جا کر مریض ٹھیک ہو گیا۔

اسلئے یہ خیال غلط ہے کہ رد عمل کوئی نہیں۔ پرانے مریض کو جس کا جسم ساتھ نہیں دیتا' اونچی پوٹنسی نہ دیں۔ نئے مریض کو پوری دیکھ بھال سے دیں۔

جگر اور ہڈیوں کے کینسر کی موثر دوا

فاسفورس کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا یہ گہرے اثر والی دوا ہے۔ جگر' ہڈیوں' بون میرو کینسر کی گروتھ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ تین جگہوں یعنی گلے' ہڈیوں کے کینسر اور مثانے وغیرہ کے کینسر میں اسے یاد رکھیں فاسفورس میں آواز بیٹھتی ہے۔ کچھ فالجی علامات بھی ہیں۔ کالسیکم اور اس میں یہ دونوں علامات ملتی ہیں ایک دفعہ ایک مریض گلے کے کینسر سے بے ہوش ہو گیا۔ سارا چہرہ پھول گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ آج شام اس کا خاتمہ ہے۔ میں نے اسے فاسفورس دی۔ رات تک چہرے کی ورم ہٹ گئی۔ پہلی دفعہ اس نے کچھ مانگ کر پیا۔ اس کا زخم بہت گہرا تھا وہ کھل گیا۔ پتہ لگا کہ کینسر آر پار ہو چکا ہے۔ لیکن مریض پر سکون ہو گیا۔ اور موت کے وقت تک پر سکون رہا۔ اب موت کا تو کوئی علاج نہیں ورنہ ساری دنیا زندہ رہتی۔ ہومیو میں یہ فائدہ ہے کہ مریض کو بعض کیسز میں بہت پر سکون کر دیتا ہے۔

عضلات ڈھیلے اور لٹکے ہوئے ہوں تو کالسیکم کی علامت ہے یہ علامت فاسفورس سے ملتی جلتی ہے۔ مگر دونوں مخالف ہیں۔ فاسفورس کے بعد کالسیکم نہیں دینی چاہئے اور کالسیکم کے بعد فاسفورس نہیں دینی چاہئے۔ بیچ میں کوئی انٹی ڈوٹ دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہر عضو کے گرد جھلیاں ہوتی ہیں جس طرح ٹائر کے اندر ٹیوب کو ٹائر سنبھال کر رکھتا ہے یہی کام عضو کے ساتھ جھلیاں کرتی ہیں۔ یہ بوجھ بن کر نیچے لٹک جاتی ہیں۔ فاسفورس اور کالسیکم دو ایسے زہر ہیں جو ان ٹائروں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ یہ ڈھیلا پن اگر ہو جائے تو پیچ کس دوا کالسیکم ہے۔ ہرنیا میں ایسا ہوتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے ارد گرد بھی ایسا ہوتا ہے۔ اگر دوسری علامات ملتی ہوں تو یہ دوا موثر ہے۔

فاسفورس کی ایک اور علامت رس ٹاکس اور برائیونیا سے مشابہہ ہے۔ ابتدائی حرکت میں تکلیف اور پھر آرام ہو جاتا ہے۔ رس ٹاکس میں ابتدائی طور پر لیٹنے سے بھی آرام آتا ہے۔

جوڑوں کے درد کی سختی جوڑوں کے درد کی سختی Stifness میں فاسفورس اچھی دوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس میں جو میں نے ایک کمبی نیشن بنایا ہے وہ میں آج آپ کو بتاتا ہوں۔ دو سیٹ ہیں۔ سیٹ نمبر ایک۔ بائیں طرف کی تکالیف کیلئے

آرنیکا۔ لیکیسز۔ لیڈم ۲۰۰

تینوں مل کر بہت موثر لمبے گہرے جوڑوں کے درد کے نبٹنے میں یہ دوائیں بہت موثر کام کرتی ہیں۔ اس دوا کو دوہرایا جانا ضروری ہے۔ جوڑوں کے درد Rhumatism میں صبح شام یا دن میں تین دفعہ بھی دیں۔ مہینہ بھر کے بعد دو ہفتے کے وقفے سے اور پھر تین ہفتے کے وقفے سے دیں۔

دوسرا سیٹ دائیں طرف رجحان ہو چوٹوں کا اثر۔ کھلاڑیوں کی پرانی چوٹیں جاگنے سے

آرنیکا۔ برائیونیا۔ کالسیکم ۲۰۰

بہت اچھا کام کرتی ہے۔ بعض دفعہ دواؤں کی مالش سے تکلیف بڑھتی ہے۔ جوڑوں کا درد ٹانگوں میں شروع میں ہو۔ ہرنیا بڑھ رہا ہو۔ حرکت سے تکلیف میں آرام ہو۔ پھر یہ اکیلے برائیونیا کے بس کی بات نہیں۔ آرنیکا۔ برائیونیا۔ کالسیکم مل کر کام کرتی ہیں۔ دائیں طرف ہو یا عمومی ہو۔ دونوں میں موثر ہے۔ لیڈم نیچے سے اوپر کی حرکت کی بیماری میں۔ برائیونیا اوپر سے نیچے کی حرکت۔ یہ دونوں متضاد ہیں اس لئے ان کو کبھی اکٹھا نہیں کیا جاتا۔ لیکن آرنیکا اور لیکیسز میں اوپر سے نیچے

باقی صفحہ ۷ پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ہمیں کسی قوم سے من حیث القوم نفرت کی اجازت نہیں ہے۔ نہ نفرت ہمارے خمیر میں داخل فرمائی گئی ہے اس لئے ہم دنیا کی جاہل قوموں کی طرح مغربی طاقتوں کے خلاف نہ دعائیں کرسکتے ہیں نہ نفرت کے جذبے رکھتے ہیں۔ ہم شر سے متنفر ہیں اور اپنی دعاؤں کو خصوصیت کے ساتھ شر کے خلاف رکھیں۔ قومی عصبی رنگ میں بعض قوموں کی ہلاکت کی دعائیں نہ کریں۔ یہ دعا کریں کہ اے خدا! جو مشرق میں تیرے عاجز بندے ہیں ان کے ساتھ بھی کچھ شر وابستہ ہیں ان کے شر کو بھی مٹادے اور جو مغرب کی عظیم طاقتیں ہیں جو ساری دنیا پر غالب ہیں ان کے شر کو بھی مٹادے۔ ان کا شر اس لئے زیادہ خطرناک ہے کہ طاقتور کا شر ہمیشہ زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ طاقت ور کا شر زیادہ پھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ طاقت ور کا شر دنیا کی خیر کو مٹا دینے کی صلاحیت رکھتا ہے پس ہم یہ نہیں کہتے کہ تیسری دنیا کی قوموں میں شر نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مشرق معزز ہے اور مغرب ذلیل ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس وقت مغرب میں جو شر پھیلانے کی طاقت ہے ویسی طاقت تاریخ میں کسی قوم کو کبھی عطا نہیں ہوئی اور یہ بات حضرت اقدس محمد رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ آخری زمانے میں جب دجّال ظاہر ہوگا تو اس کا اتنا شر دنیا میں پھیلے گا اور اسے شر پھیلانے کی اتنی طاقت نصیب ہوگی کہ جب سے دنیا بنی ہے خدا کے تمام انبیاء کو دجّال کے شر سے ڈرایا گیا اور ان کو بتایا گیا کہ آئندہ زمانے میں ایک شر پھیلانے والی اتنی بڑی قوم بھی دنیا میں ظاہر ہوگی۔ پس کسی عصبیت کے جذبے کی بناء پر نہیں، کسی قومی یا نسلی تفریق کی بناء پر نہیں بلکہ خالصتہً ان پیشگوئیوں کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے صحیح نشانے کی دعا کریں ورنہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعاؤں میں آپ کی نیتوں کا شر شامل ہوچکا ہو۔ قومی عصبیتوں کا شر شامل ہوچکا ہو۔ نسلی نقاوت کا شر شامل ہوچکا ہو اور کئی قسم کے ایسے شر ہیں جو مخفی طور پر انسان کی دعاؤں میں لگ جاتے ہیں اور ان کے اندر زہر گھول دیتے ہیں۔ وہ مقبول دعائیں نہیں رہتیں۔ پس اس تفصیل سے آپ کو سمجھانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ محض رونے اور گریہ وزاری سے دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ دعاؤں کو اپنی مقبولیت کے لئے ایک خاص پاکیزگی اور صحت چاہئے۔ اور جس رنگ میں آنحضرت ﷺ نے دعائیں مانگیں اور دعائیں سکھائیں اگر وہی رنگ اختیار کریں اور اپنے نفس کو اپنے شر سے بھی صاف رکھیں اور ہر قسم کے دوسرے شرور سے بھی پاک کریں اور خالصۃً للہ دعا کریں نہ قومی نفرتوں کی بناء پر۔ تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ہماری دعائیں ضرور قبول ہوں گی اور یہ عظیم تاریخی دور جس میں ہم داخل ہوئے ہیں اس کا پلّہ بالآخر (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) اسلام کے حق میں ہو گا۔ اسلام کے غالب آنے کی تقدیر تو بہرحال مقدر ہے یعنی نہ مٹنے والی اٹل تقدیر ہے مگر ہماری دعا اور کوشش یہی ہونی چاہئے کہ اس تقدیر کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھ لیں۔

اس کے بعد اب میں واپس اسی مضمون کی طرف آتا ہوں جس کا میں نے ذکر کیا۔ یعنی سورہ فاتحہ کے ذریعے نماز میں لذت حاصل کرنا اور سورۃ فاتحہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی صفات کی سیر کرنا اور خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنا۔ یہ مضمون تو لامتناہی مضمون ہے لیکن ایک دو اور خطبات اس مضمون پر اس لئے دوں گا تاکہ ہر انسان اپنے اپنے ذوق کے مطابق استفادہ کرتے ہوئے پہلے سے بہتر صحت مند نمازیں پڑھ سکے۔ پہلے سے بہتر لذت والی نمازیں پڑھ سکے اور اپنی نمازوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاسکے۔ میں نے یہ بیان کیا تھا کہ (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) کے ساتھ جو صفات بیان ہوئی ہیں وہ چار بنیادی صفات ہیں اور تمام صفات باری تعالیٰ کے لئے یہ ماں کا حکم رکھتی ہیں اور ہر صفت ان میں سے کسی نہ کسی سے پھوٹی ہے یا خاص تعلق رکھتی ہے۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک مرتبہ میں نے دعا کے ذریعے مدد چاہی کہ اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر اور کھول دے تاکہ کوئی ایسا نکتہ میں جماعت کو سمجھا سکوں جس سے ہر شخص بڑی آسانی کے ساتھ فائدہ اٹھا سکے، رحیمیت، مالکیت وغیرہ کے اوپر انفرادی طور پر غور کرکے دیگر صفات باری تعالیٰ سے ان کا تعلق تلاش کرنا ایک مشکل اور دقیق مضمون ہے جس پر ہر کسی کو دسترس نہیں، ہر شخص جس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات سمجھادی کہ جو آج میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ تمام صفات باری تعالیٰ کا تعلق صرف ربوبیت سے نہیں، صرف رحیمیت سے نہیں، رحمانیت سے نہیں، مالکیت سے نہیں بلکہ سورہ فاتحہ کے اس پہلے بیان سے ہے کہ ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے یعنی ربوبیت سے نہیں بلکہ (ہر قسم کی تعرف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) سے ہے اور (ہر قسم کی تعریف اللہ ہی مستحق ہے جو الرحمان کے ساتھ ہے اور رحیم کے ساتھ اور مالک کے ساتھ ہے۔ گویا اسی حمد کے جوڑ کے ساتھ۔ چنانچہ جب میں نے اس پر غور کیا تو میں حیران رہ گیا کہ صرف (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) کے مضمون میں وہ تمام صفات بھی بیان ہوگئیں جو ہمیں معلوم ہیں اور وہ تمام صفات بھی اس کے اندر شامل ہوگئیں جو ہمیں معلوم نہیں مگر ہم سے زیادہ عالم لوگوں کو معلوم ہیں یا اس زمانے کو معلوم نہیں آئندہ زمانے کو معلوم ہوں گی۔ اس مضمون کو میں مزید کچھ کھول کر بیان کرتا ہوں تاکہ پھر آپ غور کے ذریعے اس سے مزید استفادہ کر سکیں۔

رب کے بہت سے معانی ہیں۔ اگر پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا اور رزق دینے والا اور محبت سے خیال رکھنے والا اور روز مرہ کی ضرورتیں پوری کرنے والا اور کمزوریوں کو دور کرنے والا غیروں کے شر سے بچانے والا اور حفاظت کرنے والا، یہ معنی سامنے رکھیں تو انسانوں میں سے بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں اور بہت سے ایسے وجود جانوروں میں سے بھی ہیں جو اپنے اپنے دائرے میں رب کہلا سکتے ہیں۔ مائیں ہیں جو اپنے بچوں کے لئے رب بن جاتی ہیں خواہ انسانی مائیں ہوں یا جانوروں کی دنیا کی مائیں ہوں۔ خواہ ادنیٰ زندگی سے تعلق رکھنے والی مائیں ہوں یا اعلیٰ زندگی سے تعلق رکھنے والی مائیں ہوں ان سب میں ربوبیت کا مضمون پایا جاتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ تمام صفات کی حامل ہیں۔ پس محض ربوبیت کے نتیجے میں تمام صفات پر حاوی ہونے کا مضمون پیدا نہیں ہوتا اور زبردستی کرکے کوئی انسان کہنا چاہے کہ رب کا معنی ہے: ہر صفت کی ماں، ہر صفت سے ماں والا تعلق رکھنے والا......... تو یہ درست نہیں ہو گا۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ (ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے)۔

تو یہ تمام جہانوں کا ایسا رب ہے جس کی ربوبیت میں تمام "حمد" شامل ہیں اور "حمد" کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یعنی ربوبیت کے جتنے بھی جلوے ظاہر ہوئے ہیں ہر جلوے پر انسان کہہ سکتا ہے کہ اس جلوہ افروز ہونے والے رب میں تمام صفات حسنہ پائی جاتی ہیں اور حمد پائی جاتی ہے۔

پس ایسی ربوبیت جس میں کوئی نقص نہ رہا ہو اور ایسی ربوبیت جو اپنی حمد کی وجہ سے بعض اور صفات کی متقاضی ہو جائے، اس کی بے شمار مثالیں ہیں، ایک مثال دیتا ہوں۔ آپ ایک ٹیلی ویژن کا سیٹ دیکھ لیں۔ اس ٹیلی ویژن کے سیٹ میں آپ مختلف ممالک سے آنے والی تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں اور ایک ملک میں دکھائی دینے والی تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں، یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ سیٹ کس طاقت کا ہے اور کس قسم کا ہے۔ پھر اچھی تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں، بری بھی، شور والی بھی، کم شور والی بھی، شور کے ساتھ بھی اور رنگ بھی مختلف دیکھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مرضی سے جب چاہیں اس ٹیلی ویژن کا تعلق جس ملک سے چاہیں فوراً کرلیں۔ اور پھر بعض دفعہ یہ کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے جو چاہیں اس سے کروالیں تو ٹیلی ویژن کا ایک سیٹ ہے جس کی یہ عام صفات آپ کو معلوم ہیں کہ بڑی اچھی صفات ہیں لیکن بہت کم لوگ یہ غور کرتے ہیں کہ ٹیلی ویژن بنانے کے لئے کتنے علم کی ضرورت ہے اور کتنے مختلف قسم کے علوم کی ضرورت ہے اور صنعت و حرفت میں کس کس چیز پر کمال کی ضرورت ہے اور اس کے ہر پرزے کے لئے انسانی علم کے کتنے وسیع ذخیرے کی ضرورت ہے۔ یعنی انسانی علم تو وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا چلا جاتا ہے لیکن محض ایک وقت کا علم کافی نہیں ہوا کرتا۔ ترقی کرنے کے بعد اس علم کی ساری تاریخ کا علم ہونا ضروری ہے اور اس کا جو مجموعہ ہے وہ ہے جو باقی گذشتہ علوم کے مراحل پر فضیلت رکھتا ہے۔ پس ایک ٹیلی ویژن میں اگر کوئی سلیکان چپ (Silicon Chip) استعمال ہوا ہے جس کے اندر بہت سے پیغامات بھر دیئے گئے ہیں تاکہ ٹیلی ویژن اس کے ذریعہ سے زیادہ اچھا کام کرے تو سلیکان چپ کو پیدا کرنے کے لئے جتنی صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور جتنے علوم کی ضرورت ہے وہ سینکڑوں سال کے علوم کا مجموعہ ہے اور صنعت و حرفت کے لحاظ سے جتنی مہارت کی ضرورت ہے وہ بھی ایک لمبے دور کے مجموعے کا نام ہے اور پھر ایک وقت میں ایک انسان کے بس کی بات نہیں۔ ایک وقت کے مختلف انسانوں اور مختلف قوموں کے انسانوں کی اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ پس ایک ٹیلی ویژن بنانے والا ایک شخص تو ہو نہیں سکتا لیکن انسانوں کا وہ مجموعہ جس نے ٹیلی ویژن بنایا اس کے پیچھے اور بہت سے انسانوں کے مجموعے قطار در قطار آپ کو دکھائی دیں گے اور ان سب کے علوم کا اور

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

حضرت مولانا عبدالمالک خان

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ایک بلند پایہ خاندان کے بلند تر پایہ فرد تھے۔ میں نے بچپن سے لے کران کی زندگی کے آخری ایام تک انہیں مختلف ادوار میں دیکھا۔ قادیان میں ہم دونوں ایک محلہ میں رہا کرتے تھے۔ وہاں ان کے والد محترم خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب کی بہت عظیم شخصیت سامنے آتی تھی توان کے خاندان کے بلند پایہ ہونے کا شدت سے احساس ہوتا تھا۔ خاں صاحب خدا کے فضل سے ایک بہت وجیہہ انسان تھے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں انہیں ایک مشاعرے کی صدارت کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ اور سنا۔ بڑی گھمبیر آواز تھی اور اگرچہ اس وقت تو شاعری کے متعلق زیادہ سمجھ بوجھ نہیں تھی لیکن جس طرز پر خان صاحب نے اپنے اشعار سنائے وہ متاثر کن تھی بہرحال اس وقت ذکر مقصود ہے ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کا۔

بچپن میں انہیں نیکر اور بنیان پہنے فٹ بال کھیلتے دیکھا اس وقت وہ احمدیہ سکول کے طالب علم تھے اور میں ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ ان کی نوجوان شخصیت سے متاثر ہو کر میں ایک روز ان کے گھر چلا گیا کہ حساب کے کچھ سوال ان سے سمجھوں۔ وہاں جا کر پتہ چلا کہ احمدیہ سکول کے طلباء سے عربی اور دینی مضامین تو سیکھے جاسکتے ہیں حساب وغیرہ نہیں۔ یہ میری ان سے بلاواسطہ پہلی ملاقات تھی۔ اس کے بعد مولانا عبدالمالک خان صاحب سے ایک لمبے عرصے کے بعد جسے ربع صدی تک ممتد سمجھا جا سکتا ہے۔ کراچی میں ملاقات ہوئی۔ اس عرصہ میں آپ قادیان کے علاوہ حیدر آباد دکن بھی ایک عرصہ تک قیام کر چکے تھے۔ میری ملاقات کراچی میں ۱۹۵۰ء میں اس وقت ہوئی جب میں اپنے بعض دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مغربی افریقہ جا رہا تھا۔ محترم مولانا صاحب سے بندر روڈ کی احمدیہ لائبریری میں بیٹھ کر مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی تھی۔ یہیں انہوں نے میری ایک دو تقریروں کا بھی اہتمام کیا۔ اسی سال کے دسمبر میں ہونے والے جلسہ سالانہ پر محترم مولانا صاحب کی تقریر کا موضوع تھا "کیونزم" چنانچہ مولانا صاحب اس موضوع پر لائبریری میں سے کتابیں بھی دیکھتے تھے اور اکثر میرے ساتھ اسی موضوع پر گفتگو ہوتی تھی۔ ان کا موقف یہ تھا کہ کیونزم ابھرا تو صحیح لیکن اب یعنی ۱۹۵۰ء میں ختم ہو چکا ہے اس کی کئی شکلیں بدلی ہیں اور اب اسے کیونزم نہیں کہا جا سکتا۔ اس بات کے برخلاف میرا موقف یہ تھا کہ کیونزم چاہے ہزار شکلیں بدلے جب تک اس کی بنیادی شرائط وہی ہیں جو آغاز کار میں تھیں اسے کیونزم ہی کہا جائے گا۔ اور کیونزم پر بحث کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی تمام شکلوں کو سامنے رکھا جائے ان کی تبدیلیوں کے متعلق سیر حاصل گفتگو کی جائے اور پھر سامعین کے سامنے اپنی اس تحقیق کے نتائج پیش کئے جائیں۔ کئی روز تک ہماری آپس میں کیونزم کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ بعض باتوں پر مولانا صاحب کو سختی سے اصرار رہا اور بعض باتوں میں وہ میری گفتگو سے متاثر ہو کر نرم گوشہ بھی اختیار کرنے پر تیار ہو گئے۔ اسی دوران آپ نے حیدر آباد دکن کے تقسیم برصغیر کی تقسیم سے پہلے کے حالات پر بھی روشنی ڈالی اور اس زمانے میں اپنے مسلم لیگی کردار پر بھی۔ آپ اس سلسلے میں ایک نہایت جوشیلے جوان تھے۔ جو مسلم لیگ کے لئے سب کچھ کر گزرنے کو تیار تھے۔ آپ نے وہاں سے پاکستان روانگی کی داستان بھی سنائی اور اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی تقریری صلاحیتوں کا بھی ذکر کیا۔ جب آپ حیدر آباد دکن میں سماجی کام کرتے ہوئے مسلم لیگ کی مدد کر رہے تھے تو ایک دفعہ آپ کے گلے میں جو ہار ڈالے گئے ان کے ساتھ لی گئی آپ نے اپنی ایک تصویر بھی مجھے دی۔ جو میرے البم میں ابھی تک موجود ہے۔ اس کے بعد ایک لمبے عرصے تک اس لئے ملاقات نہ ہو سکی کہ میں نائیجیریا میں تھا اور وہ پاکستان میں پھر آپ کی تقرری غانا مغربی افریقہ میں ہو گئی اور وہاں مجھے ملاقات کا یوں موقعہ ملا کہ میں غانا کے جلسہ سالانہ پر مکرم و محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی خواہش کے احترام میں گیا تو دیکھا کہ مولانا عبدالمالک خان صاحب جو ان دنوں شمالی غانا کے کماسی کے شہر میں متعین تھے جلسے کے تمام انتظامات میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ ایک دن جلسے کے اختتام پر مجھے قریب ہی کے ایک شہر میں جہاں آپ ٹھہرے ہوئے تھے لے گئے اور گئی رات تک ہم دونوں بالکونی میں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ مولانا صاحب نے محترم مولانا محمد سلیم صاحب اور اپنے دیگر دوستوں کا ذکر کیا اور اپنی زندگی کی ساری کہانی سنائی۔ خاص طور پر اپنی شادی کے حالات نہایت لطف لے کر بیان کئے اور ان پر انتہائی تسلی کا اظہار کیا۔ یہ دو تین روز کی ملاقات تھی اس کے بعد پھر ایک عرصے تک ملاقات کا کوئی موقعہ نہ ملا۔ حتیٰ کہ وہ بھی پاکستان واپس تشریف لے آئے اور میں بھی پاکستان آگیا یہاں آ کر میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جلسہ منعقد ہونے والا ہے جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تقریر فرمائیں گے۔ میں اور محترم مولانا صاحب لاؤڈ سپیکر کا مائیک سیٹ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کبھی اسے ذرا سا اونچا کیا جاتا ہے اور کبھی ذرا سا نیچا۔ تاکہ جب حضرت صاحب تقریر فرمائیں تو مائیک بالکل منہ کے سامنے ہو۔ یہ خواب شائد اس بات کی طرف رہنمائی کرتی تھی کہ ربوہ میں کسی نہ کسی طرح ہم دونوں کا کام دعوت الی اللہ کے ساتھ منسوب ہو گا۔ آپ کچھ عرصہ کے بعد ناظر اصلاح و ارشاد مقرر فرما دیئے گئے اور خاکسار وکالت تبشیر میں نائب وکیل التبشیر اور پھر وکیل التعلیم اور وکیل التصنیف آپ اکثر اپنے دفتر میں مجھ سے دفتری امور کے متعلق گفتگو فرماتے۔ چونکہ آپ معروف معنوں میں دفتری عہدہ دار کی صفات سے زیادہ دعوت الی اللہ کی صفات سے متصف تھے اس لئے بعض اوقات مجھے میرے دفتر سے یا گول بازار سے چلتے پھرتے اپنے دفتر میں لے جاتے کہ آیئے آپ کو ایک خط دکھاؤں اور جب ہم وہاں پہنچتے تو ان کی میز پر کاغذ اس طرح بکھرے ہوتے تھے کہ اس خط کا تلاش کرنا مشکل ہو جاتا۔ ایک چائے کی پیالی پلاتے اور کہتے اچھا خط کی بات پھر کبھی کریں گے۔

آپ کے والد محترم حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب کا کلام آپ کے پاس موجود تھا۔ کم از کم دس پندرہ فائلیں اور ہر فائل خاصی موٹی۔ مجھ سے کہنے لگے آپ اس کا انتخاب کریں۔ تاکہ شائع کیا جائے چنانچہ آپ نے وہ تمام فائلیں میرے حوالے کر دیں۔ میرا اصرار تھا کہ جب تک ہم دونوں بیٹھ کر انتخاب نہ کریں یہ انتخاب درست نہیں ہو گا۔ زیادہ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ بیٹھیں ہم ہر نظم کا جائزہ لیں کون سی نظم رکھنی ہے اور کون سی نظم کے کتنے اشعار لینے ہیں۔ لیکن آخر عمر تک انہیں اس بات کی مہلت نہ ملی چنانچہ اس کے بعد محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی مجھ سے وہ فائلیں لے گئے اور بعد میں پتہ چلا کہ محترم مولانا عبدالمالک صاحب کے بھائی محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے ان فائلوں میں سے انتخاب کر کے ایک کتاب کلام گوہر کی صورت میں شائع کر دی ہے۔ اس کلام گوہر میں سے میں نے الفضل میں کئی نظمیں شائع کی ہیں۔

مولانا عبدالمالک خان صاحب میرے دوست بھی تھے۔ میرے بزرگ بھی تھے۔ میں نے ان کی وفات پر ایک نظم بھی کہی تھی وہ نظم کسی وقت الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔ اس سے پہلے وہ میری کتاب کنند شوق میں شائع شدہ ہے۔ آپ کی وفات ایک حادثہ کے نتیجہ میں ہوئی اور ہمیں اس کی اطلاع ایک خطبے کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے دی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو دینی خدمات سرانجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے لئے یہ بات باعث مسرت ہے کہ مولانا عبدالمالک خان صاحب کی ایک نواسی میرے ایک خالہ زاد بھائی کے رشتہ ازدواج میں ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ

(سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) تمام محامد اس ذات معبود برحق مستجمع جمیع صفات کاملہ کو ثابت ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق اور مستجمع جمیع صفات کاملہ اور تمام رذائل سے منزہ اور واحد لاشریک اور مبداء جمیع فیوض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک قرآن شریف میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماء و صفات کا موصوف ٹھہرایا ہے۔ اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے۔ اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفات کاملہ پر مشتمل ہے۔ پس خلاصہ مطلب (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں۔ اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اس خوبی سے محروم ہو بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کر سکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے۔ جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ سوچ سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رذائل سے بکلی منزہ ہے۔ اب دیکھو یہ ایسی صداقت ہے جس سے سچا اور جھوٹا مذہب ظاہر ہو جاتا ہے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اٹلی کے طرز کی کرپشن فرانس میں

فرانس میں یہ مطالبہ اب قوت پکڑتا جارہا ہے کہ اٹلی کی طرز پر رشوت اور کرپشن کے متعدد سکینڈلوں کے بارے میں قومی سطح پر تحقیقات کروائی جائے جس میں بڑے بڑے سیاستدان اور بڑے بزنس مین ملوث ہیں۔ ہر ہفتے ان لوگوں کی فہرست میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ان میں تازہ ترین اضافہ سابق وزیر مواصلات اور گرینوبل کے میئر ایلین گیر یگنون کا ہے۔

فرانس کے بڑے بڑے شہروں نیس 'تولون' گرینوبل اور لائی اون کے میئروں اور سابق میئروں پر ایسے الزامات متوقع ہیں اس کے علاوہ بڑی بڑی کمپنیوں پر بھی یہ الزامات ہیں کہ انہوں نے مختلف بااثر افراد کی حمایت خریدی ہے۔

فرانس میں آج کل جو کتاب سب سے زیادہ بک رہی ہے 'اس کا نام ہے "متراں اور ٤٠ چور"۔ اس میں صدر متراں کے قریبی ساتھیوں کے کئی سکینڈل بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ کس طرح امیر ہوئے۔ ان پر دھوکہ دہی اور خفیہ سودوں کے الزامات ہیں۔

اس کتاب میں الزام لگایا گیا ہے کہ لاکھوں کروڑوں فرانک کی بدعنوانی الیکشن فنڈز میں کی گئی یا یہ رقم سیاسی دوستوں اور بزنس مینوں کو دی گئی۔

اسی طرح اور متعدد سکینڈل ہیں جن کے بارے میں مختلف سطحوں پر تحقیقات ہو رہی ہیں اور کئی اہم لوگوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ملکی سطح پر بڑی تحقیقات کا مطالبہ زور پکڑتا جارہا ہے۔

☆○☆

سراجیوو - جنگ کی تباہ کاریاں

بوسنیا ہرزی گووینا کے دارالحکومت سراجیوو میں غربت نے ہر طرف پنجے گاڑے ہوئے ہیں ماضی میں پر ہجوم مارکیٹوں اور بھرے ہوئے ریستورانوں کا یہ شہر اب ایک ایسے ویران شہر کا نقشہ پیش کرتا ہے جو جنگ کے ہاتھوں بری طرح اجڑ چکا ہے۔ یہ شہر امیروں اور بے انتہا غریبوں کا شہر بن چکا ہے۔ بلیک مارکیٹ کرنے والوں نے ہر چیز پر قبضہ جما رکھا ہے۔ خوراک سے لے کر آزادی تک ہر چیز ان کے کنٹرول میں ہے۔ یہاں ہر چیز بکتی ہے۔ ہر چیز۔ زندہ رہنا بھی ایک قیمت مانگتا ہے۔

٧١ سالہ بیوہ نادالیسی اپنے ایک کمرے کے اپارٹمنٹ میں اکیلی رہ گئی ہے۔ اور سراجیوو کے بہت سے شہریوں کا یہی حال ہے۔ وہ بدقت تمام اپنی زندگی کی گاڑی کھینچ رہی ہے۔ اور آنے والے سرد موسم کے تصور نے اسے ابھی سے لرزہ براندام کر رکھا ہے۔ اس کے سامنے وہ تپائی پڑی ہے جس پر گذشتہ سردیوں میں ہمسائے کی ایک لڑکی سردی کی وجہ سے دم توڑ گئی تھی۔ اس کے پاس گھر کو گرم رکھنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔

بلیک مارکیٹ کرنے والے عیاشی کی زندگی گذار رہے ہیں قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور ان لوگوں نے گذشتہ پانچ ماہ کے عرصے میں 'جب سراجیوو آنے والی سڑک کھلی رہی اپنی دولت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیز رفتار گاڑیاں تک سمگل کر کے حاصل کرلیں۔

سراجیوو کے باسیوں کا گذارہ زیادہ تر امداد پر ہے جو اقوام متحدہ کے توسط سے آتی ہے۔ مگر اس کی تقسیم بھی سفارشوں کی مرہون منت ہے۔ شہر میں روزگار کسی کو نہیں ملتا۔ کام اور کاروبار بند پڑے ہیں۔ نوکری ملے تو کہاں؟

سراجیوو کا رابطہ بیرونی دنیا سے ایک سرنگ کے ذریعے ہے جو ایک اور مسلم زیر قبضہ علاقے میں نکلتی ہے۔ یہ سرنگ آرمی نے پچھلے سال بنائی تھی اور یہ سختی سے فوج کے کنٹرول میں ہے۔ یہاں سے آنے والی ہر چیز پر حکومت اس کی قیمت کے ایک تہائی کے برابر ٹیکس وصول کرتی ہے۔ اس بات کی تصدیق انسانی ہمدردی کی امداد پہنچانے والے ادارے کے ایک عہدیدار نے بھی کی۔ اس وقت سراجیوو کی آبادی ٣۔ لاکھ اسی ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس شہر کو سربوں نے محاصرہ میں لیا ہوا ہے۔

اس شہر کے باشندے امن کی امید میں دن گذار رہے ہیں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد یہ دن دیکھے بغیر ہی اس دنیا سے گذر جاتی ہے۔

☆○☆

ملائیشیا۔ الارقم فرقے کے خلاف کارروائیاں

آج جبکہ جدید آٹو میٹک اسلحے سے لیس پولیس الارقم فرقہ کے افراد کو گرفتار کر رہی ہے۔ مغربی مبصرین اس بات سے حیران ہیں کہ اسلام اور اسلامی اقدار سے وابستہ وزیر اعظم مہاتیر محمد نے الارقم فرقے کے خلاف یہ زوردار مہم کیوں شروع کر رکھی ہے۔ اس فرقے کے افراد کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ اکثر تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس فرقے نے اپنی تعداد سے زیادہ اپنی سیاسی قوت بنالی تھی۔

٢٦۔ اگست کو ملائیشیا کی فتویٰ کونسل نے قرار دیا کہ الارقم فرقہ کے لوگ اسلام سے انحراف کر رہے ہیں لہٰذا اس پر پابندی عائد کر دی گئی۔ جس کے بعد اس فرقے کے اراکین کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ اس فرقے کے سینکڑوں افراد کو گرفتار کیا جاچکا ہے جن میں ایک سو کے قریب بچے بھی شامل ہیں ان کے سکول بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔

الارقم فرقہ کے اراکین کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ اس فرقہ سے حکومت کو جو خوف ہے وہ اس کے پیغام سے ہے مبصرین کا کہنا ہے کہ حکمران سیاسی جماعت میں کرپشن اور منافقت کا دور دورہ ہے۔ اور یہ ایسی باتیں ہیں جن سے یہ فرقہ فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

الارقم نے یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ ماہرین اقتصادیات کو حاصل کیا تھا اور اس نے ١٢٠۔ ملین ڈالر مالیت کی ٢٣ کمپنیاں بنائی ہوئی تھیں۔ جو منی مارکیٹیں بھی چلاتے تھے اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کی حامل کمپنیاں بھی۔

الارقم اس خیال کا پرچار کرتی ہے کہ مسیح کی قسم کا ایک شخص ایشیا سے اٹھے گا جو مسلمانوں کی قیادت کرے گا۔ اور وہ اس خیال کا پرچار ١٩٦٨ء سے کر رہی تھی۔ اور اسے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔

آپ کا خط ملا

محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔

برادر محترم جناب نسیم سیفی صاحب۔

امید ہے کہ مزاجِ عالی بخیر ہوں گے۔ آج روزنامہ الفضل مورخہ ١٠۔ اگست ١٩٩٤ء میں آپ کا تازہ منظوم کلام نظر نواز ہوا بے اختیار داد دینے اور پیشانی پر مہر عقیدت و محبت ثبت کرنے کو جی چاہا۔ آپ کوسوں دور ہیں اس لئے اپنے جذبات کے موتی صفحہ قرطاس پر بکھیر رہا ہوں تاکہ آپ تک پہنچ جائیں اور میرے خیالات کی کچھ ترجمانی ہوسکے۔

نسیم صاحب! آپ کہنہ مشقی کی اس منزل میں پہنچ چکے ہیں جہاں اشعار خارجی واقعات و حوادث کی بھٹی میں پڑ کر کندن بن جاتے' زرِ خالص بن کر باہر آتے اور اپنی چمک دمک سے دلدادگانِ شعروادب کی آنکھوں میں چکاچوند پیدا کر دیتے ہیں۔ اے وقت تو خوش کہ وقت ماخوش کردی۔

اس دور ابتلاء میں صحافت کے جس خارزار سے آپ گزر رہے ہیں وہاں ہر قدم پر جب کوئی خار دامن گیر ہوتا ہے تو آپ زبان حال سے یہ شعر پڑھ کر اپنا دامن چھڑا لیتے ہیں کہ ؎

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں

پھر ذرا آگے قدم بڑھاتے ہیں تو کوئی اور کانٹا آپ کے دامن سے الجھنا چاہتا ہے تو آپ کی زبان پر یہ مصرع آجاتا ہے کہ

گلوں سے خار بہتر ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں

غرض یہ کہ اس صحرائے پُرخار میں آپ پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہوئے اور کانٹوں سے دامن بچاتے ہوئے منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہیں۔

آپ نے راستی کا جو دیا جلایا ہے اور جو اپنی مدہم روشنی اکناف عالم میں پہنچا رہا ہے اور باد مخالف کے جھکڑ جس کو گُل کر دینے کے لئے اپنا پورا زور لگا رہے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کو باد مخالف کے جھونکوں سے ہی محفوظ رہنے کے سامان پیدا فرمائے بلکہ اس کی لَو کو اپنی قدرت سے اتنا اونچا اور روشن کر دے کہ یہ زبان حال سے پکار اٹھے

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

نسیم صاحب ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ اپنے روزنامے کو بکمال احتیاط ترتیب دیتے ہیں لیکن بقول حضرت سعدی شیرازی ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگ ترعیبے است
گل است سعدی در چشم دشمناں خاراست

مخالف آپ کے کسی صاف ستھرے لفظ کو اپنے معنی پہنا کر یا آپ کی کسی عبارت میں اپنا مفہوم ڈال کر ایذا رسانی کا کوئی نہ کوئی پہلو نکال ہی لیتے ہیں بقول جناب فیض ؎

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

مگر یقین رکھیں کہ ساری جماعت کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور اللہ نے چاہا تو مصائب کی یہ بھٹی آپ کے وجود کو کندن بنا کر چھوڑے گی۔

آپ اگر مناسب خیال فرمائیں تو میرے جذبات قارئین الفضل تک پہنچا سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

کی حرکت کا اثر نہیں۔ کالسیکم میں اوپر سے نیچے ہے۔

فاسفورس کے مریض میں مرض اجنبی لوگوں کے آنے سے بڑھ جاتی ہے۔ تاہم اس میں یہ تضاد ہے کہ اکیلے پن سے بعض اور مرضیں بڑھتی ہیں۔ فاسفورس کا مریض تنہائی میں اور مرضوں اور اندیشوں کا شکار ہو جاتا ہے اس میں مالش سے فائدہ ہوتا ہے۔ بعض جوڑوں کی درد میں مالش سے تکلیف بڑھتی ہے۔

حضرت صاحب نے ایک مریضہ مکرمہ عارفہ صاحبہ کی بھابی کا ذکر فرمایا جو جرمنی میں ہیں۔ ان کو قدم بھی اٹھانا مشکل تھا۔ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ ساری عمر بستر پر پڑی رہیں گی۔ سب علاج کر کے دیکھ لیا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے علاج شروع کیا۔ ایک ہفتہ میں بہتری شروع ہو گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا اعصاب کی رگوں کا مزاج کینسر سے ملتا جلتا ہے۔ اعصابی رگوں کے ساتھ بھی بہت نرم برتاؤ ہونا چاہئے۔ بعض اوقات بہت سخت بیماریاں بن جاتی ہیں۔ انفلیمیشن کے ٹھیک کرنے کے لئے سکون ضروری ہے۔ چونکہ انفلیمیشن کا احساس ریشوں کے ساتھ ہے اسلئے ہروقت کی پریشانی لگی رہتی ہے۔ اس میں یہ احتیاط بہت لازمی ہے کہ ایسے جوڑوں کے درد میں مالشیں نہ کی جائیں۔

کالی کارب میں یہ عجیب بات ہے کہ مریض کو ہلکا سا ہاتھ لگائیں تو مریض تڑپ اٹھے گا۔ لیکن زور سے دبائیں تو اس کو کوئی تکلیف نہ ہو گی دبانے اور مساج سے آرام آئے گا۔ فاسفورس میں بھی یہی ہے کہ دبانے اور مساج سے آرام آئے گا۔ سورج غروب ہونے کی اداسی میں فاسفورس موثر ہے۔ اس میں ہذیان اور ہسٹیریا نمایاں ہے۔ سر پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس میں سب سے موثر دوا سلیشیا ہے۔ اس میں میں نے ربوہ میں کثرت سے جانگلیوں کے بچوں کا علاج کیا ہے۔ ۵۰ فیصد سے زائد کیسز صرف سلیشیا سے ٹھیک کئے۔ یہ مرض دماغ کے پانی کے رستے بند ہونے سے عموماً بچوں کو ہوتا ہے۔ بچپن میں اس کا جلد علاج ہونا چاہئے۔ لیٹ ہو جائے تو سلیشیا علاج نہیں کرتی۔ اگر اونچی طاقت میں دینے کی کوشش کریں گے تو بچہ مرجائے گا۔ اس میں کلکیریا کارب بہتر ہے۔ ایپو سائنم بھی فائدہ مند ہے۔ ایپس بھی۔ لیکن یہ صرف عارضی دوا ہے۔ مستقل علاج کے لئے کلکیریا کارب اور فاسفورس موثر ہے۔

جیلسیمیم میں پیاس نہیں ہوتی لیکن زبان خشک ہوتی ہے۔ ایپس میں پیاس اور زبان خشک ہوتی ہے مریض کو آگ لگی ہوتی ہے۔ جیلسیمیم اعصاب کے عصابی ریشوں کی چوٹی کی دوا ہے۔ عضلات کی دوا ہے۔ جسم میں پانی کا توازن بگاڑنے والی ہے۔

نوریلجیا کی دوائیں

نوریلجیا کی چوٹی کی دوا ہے۔ چہرے کے نوریلجیا میں فاسفورس اور تین دوائیں بہت موثر ہیں۔

سپائی جیلیا Spigelia

سلیشیا Silicea

فاسفورس Phosphorus

نوریلجیا میں فاسفورس میں سردی سے شدت اور گرمی سے آرام ہے۔ نوریلجیا میں سلیشیا کا مزاج عموماً دائیں طرف ہے۔ سپائی جیلیا میں بائیں طرف ہے۔ یہ نمایاں علامات ہیں۔ سلیشیا کے ساتھ میگ فاس Mag Phos ضرور دیں۔ فاسفورس اکیلا اتنا اچھا نہیں جتنا کالی فاس کے ساتھ مل کر ہے۔ کالی فاس ۶ X میں اعصابی ریشوں کی چوٹی کی دوا ہے۔ لیکن صحیح تشخیص ضروری ہے۔

Sperm کو زندگی دینے اور عورتوں کے بانجھ پن کا علاج

Sperm کے مردہ ہو جانے میں CM میں دی۔ اتنا Low Count تھا کہ Sperm حرکت نہیں کرتے تھے۔ کہا گیا کہ اس کے ذریعہ سے بچہ ہونا ممکن ہی نہیں اس کا علاج کیا گیا تو اس کو اولاد مل گئی۔ معلوم ہوا کہ کاؤنٹ ہائی ہو گیا ہے۔ اس کیس میں کالی فاس سی ایم میں دی تھی۔ تاہم ہر کیس میں یہ کام نہیں کرتی۔ Sperms کا دوبارہ زندہ ہونا اتنا ہی ممکن ہے جتنا Nerves کا مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ بعض فالجی مادوں کے نیچے اترنے سے Nerves مرجاتی ہیں۔

کن پیڑے یا ٹائیفائیڈ دب جائیں۔ ٹھیک نہ ہوں۔ انتقال نیچے کی طرف ہو جائے۔ ان جگہوں پر جہاں تولیدی جراثیم بن رہے ہوں وہ ان ذرات کو مار دیتے ہیں۔ بعض دفعہ Damage کرتے ہیں۔ ایسے معاملات میں کالی فاس اونچی طاقت میں دیں۔ کالی فاس میں نیم مردہ کو طاقت دینے کی صلاحیت ہے۔ فاسفورس بھی اس میں مفید ہے۔ منہ کی دواؤں میں فاسفورس اہم دوا ہے۔ مسوڑھے کا بریک ڈاؤن ہو جائے۔ Passive بدبو دار سرخ بلیڈنگ Bleeding ایسے جیسے نفاس میں ہوتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی بدبودار اور سرخ اس میں فاسفورس بہت موثر ہے۔

فاسفورس میں خالی پیٹ میں تکالیف بڑھتی ہیں۔ عورتوں کے بانجھ پن اور مردوں کی کمزوری میں فاسفورس موثر دوا ہے۔ اعصاب کی زود حسی کی وجہ سے مردوں میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ زود حسی مردوں اور عورتوں کے بانجھ پن کی وجہ کیوں ہے؟

اعصاب کی زود حسی براہ راست بانجھ نہیں بناتی جب فولیکل یا اووم بن رہے ہوں تو کچے پھینکنے لگے ہیں۔ جن میں Fertilize ہونے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس میں فاسفورس کو نظر انداز نہ کریں۔ فاسفورس اور کالی فاس اس میں موثر ہیں۔ فاسفورس کے موہکوں میں بعض علامتیں ہیں۔ میڈیم Tendency ایک وہ جو کٹے پھٹے ہوں جیسے ساحل کٹے پھٹے ہوتے ہیں۔ بلیڈنگ بھی ہو۔ یہ فاسفورس کی علامت ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

ان سب کی مہارتوں کا آخری خلاصہ اس ٹیلی ویژن کی شکل میں آپ دیکھ رہے ہیں جس کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس وقت موجود ٹیلی ویژن کی شکل میں آپ دیکھ رہے ہیں جس کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس وقت موجود ٹیلی ویژنز میں سے دنیا کا بہترین ٹیلی ویژن ہے۔ جتنا اچھا ٹیلی ویژن ہو گا اتنا ہی زیادہ صاحب علم لوگوں کی ضرورت ہو گی۔ اتنا ہی زیادہ صاحب فن لوگوں کی ضرورت ہو گی۔ اتنا ہی زیادہ وسائل پر اختیار رکھنے کی ضرورت ہو گی۔ اتنا ہی زیادہ سرمائے کی ضرورت ہو گی۔ غرضیکہ ایک ٹیلی ویژن کے ساتھ متعلق انسانوں کا ایک ہجوم دکھائی دے بلکہ لاکھوں کروڑوں انسان ہیں جنہوں نے مختلف وقتوں میں کچھ نہ کچھ اس کی تعمیر میں حصہ لیا خواہ مرچکے ہیں۔ اور اتنے علوم اس کے لئے درکار ہیں کہ عام انسان ان کی فہرست بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اگر فہرست اس کے سامنے پڑھی جائے تو وہ سمجھ نہیں سکتا کہ یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اب شرط یہ ہے کہ وہ ٹیلی ویژن کامل ہو اور اس کو دیکھ کر حمد کا یہ مضمون انسان کے ذہن میں ابھرے۔

پس اس ٹیلی ویژن کے اوپر آپ جتنا زیادہ یہ کہہ سکتے ہوں کہ کیا کہنے ہیں اس ٹیلی ویژن کے؟ تمام حمد اس کے لئے ہے تو اتنا ہی زیادہ اس کے خلق کے لئے یا وہ تمام وجود جنہوں نے اس کی خلق میں حصہ لیا ہے ان سب کے لئے حمد کا مضمون ثابت آئے گا لیکن ٹیلی ویژن میں جو حمد جمع ہوئی ہے وہ کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہو سکتی، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مختلف زمانوں میں پھیلے ہوئے علوم میں محنتیں کرنے والے بے شمار انسان ہیں جنہوں نے اس کو بنانے میں حصہ لیا ہے اور اس وقت اس دنیا میں بھی جس کارخانے میں وہ بنا، ٹیلی ویژن کی ساری ضرورتیں اس کارخانے میں پوری نہیں ہوئیں، بلکہ دنیا کے مختلف کارخانوں سے کچھ پرزے حاصل کئے گئے، کچھ ٹیکنالوجی عاریتہ لی گئی، کوئی اور مدد حاصل کی گئی تو اس کی تعریف ٹیلی ویژن میں مجتمع ہوئی لیکن بنانے والوں کے لحاظ سے منتشر ہو گئی اور بے شمار انسانوں کے حصے میں آئی مختلف زمانوں کے حصے میں آئی۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۹۸ تا ۱۰۳)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حامدہ عفت ضیاء صاحبہ زوجہ مکرم عطاء اللہ ضیاء صاحب آف لاہور مورخہ ۹۴-۹-۱۳ کو بقضائے الٰہی اتفاق ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئیں۔ ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ موصیہ تھیں آپ کی میت آپ کے ورثاء تدفین کے لئے ۹۴-۹-۱۶ کو ربوہ لائے جہاں جنازہ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمادے

باقی صفحہ ۱ پر

جو ہروقت اس کو کباب کرتی رہتی ہے۔ دنیا میں اس کا نظارہ موجود ہے مثلاً وہی نافرمان۔ زانی بدکار قسم قسم کے آلام جسمانی میں مبتلا ہو کر اندر ہی اندر کباب ہوتے ہیں۔ اور پھر نہ وہاں جا سکتے ہیں نہ نظر اٹھا کر دیکھ سکتے ہیں۔

(از خطبہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا) زہرباد دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوئی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ/ ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: جرمن ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنری: راحیہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز نور محل
- لیاقت پور: رحمن میڈیکل سٹور غلہ منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 771-04524 ، 211283-04524 فیکس: 212299-04524

خبریں

ربوہ : 21- ستمبر-1994ء
گرمی کم ہو رہی ہے۔ رات کو ٹھنڈ ہوتی ہے درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کی اپیل پر ملک بھر میں کہیں مکمل اور کہیں جزوی ہڑتال ہوئی۔ لاہور پشاور کوئٹہ 'اسلام آباد' راولپنڈی' ملتان اور دیگر بڑے شہروں میں اکثر تجارتی ادارے بند رہے۔ کئی دیگر شہروں میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ کراچی اور حیدر آباد میں ہڑتال پر امن رہی۔

○ لاہور میں اسی فیصد راولپنڈی میں ۷۰ فیصد اور پشاور میں ۷۵ فیصد دوکانیں بند رہیں۔

○ جن علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی وہ یہ ہے۔ گوجرانوالہ' ملتان' گجرات' فیصل آباد' ساہیوال' سیالکوٹ' بہاولپور' لالہ موسیٰ' جہلم' مانسہرہ' ڈسکہ' جھنگ' چنیوٹ' چیچہ وطنی' حیدر آباد' ایبٹ آباد جڑانوالہ' کوٹ ادو' نارووال' سمبڑیال' بدوملہی اور ہڑپہ۔

○ جن شہروں میں جزوی ہڑتال ہوئی وہ یہ ہیں۔ شجاع آباد' چکوال' مظفر گڑھ' شیخوپورہ' اوکاڑہ' دیپالپور' ٹوبہ' میلسی' رینالہ' دینہ' گوجرہ' بورے والا' مرید کے' بہاولنگر' چشتیاں سانگلہ ہل' اٹک' سکھر اور بلوچستان کے کئی دیگر شہر۔

○ جن شہروں میں ہڑتال ناکام رہی وہ یہ ہیں ڈیرہ غازی خان' مردان' کسووال' ماموں کانجن' بھیرہ' مانانوالہ' سوہدرہ' شکر گڑھ' پنڈی بھٹیاں' پیر محل' لاڑکانہ' شکار پور نواب شاہ روہڑی' ٹنڈو آدم' سانگھڑ' شہداد پور' اور جیکب آباد۔

○ بینک' سکول' ایوان ہائے صنعت و تجارت' سٹاک مارکیٹیں ائرلائنز اور ٹریول ایجنٹس کے دفاتر کھلے رہے۔

○ ہڑتال کے موقع پر ملک بھر کے شہروں میں جلوس بھی نکالے گئے پولیس سے کئی شہروں میں تصادم ہوئے راولپنڈی اور سمندری میں ایک ایک شخص ہلاک ہوا۔ سینکڑوں رہنما اور کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ درجنوں افراد متعدد شہروں میں کم یا زیادہ زخمی ہوئے۔ راولپنڈی' پشاور' [illegible]' لیہ' سرگودھا' سیالکوٹ' اٹک ڈیرہ غازی خان' گوجرانوالہ' بہاولنگر' مظفر گڑھ' رحیم یار خان اور دیگر شہروں میں شدید ہنگامے ہوئے۔

○ سرگودھا میں ۲۰۰۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ لاہور میں جو نمایاں لیڈر گرفتار ہوئے ان میں جاوید ہاشمی' شہباز (سیکرٹری نواز شریف) جاوید اشرف (سیکرٹری شہباز شریف) شامل ہیں۔

○ لاہور میں مال روڈ پر پولیس اور مظاہرین کی جھڑپیں ہوتی رہیں پتھراؤ اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا اور فائرنگ ہوئی ۶ پولیس والے اور ۱۳ مظاہرین زخمی ہو گئے۔ مسجد شہداء کے قریب پولیس نے اندھا دھند لاٹھی چارج کیا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ تشدد کے خوف نے دوکانداروں کو کاروبار بند رکھنے پر مجبور کر دیا۔

○ اپوزیشن کی تحریک کا اگلا پروگرام پہیہ جام ہڑتال ہو گی۔ اپوزیشن لیڈر دو روز تک اعلان کر دیں گے۔ اس موقعہ پر ملک بھر میں سڑکوں پر ٹرانسپورٹ کے علاوہ ریلیں اور طیارے بھی نہیں چل سکیں گی۔

○ لاہور میں جلوس کو روکنے پر پولیس اور نواز شریف کے گارڈز نے زبردست فائرنگ کی۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ پر امن جلوس پر لاٹھی چارج آنسو گیس اور فائرنگ کا کوئی جواز نہ تھا۔ یہ قاتلانہ حملہ ہے۔ ایس ایس پی نے کہا کہ فائرنگ مسٹر نواز شریف کے گارڈز نے کی۔ مقدمہ درج کر کے نواز شریف کو گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام نے ہمارا ساتھ دے کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ حکمرانوں سے نجات چاہتے ہیں۔ لوگ بے زار ہو چکے ہیں اب حکمرانوں کو جانا ہی ہو گا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ گرفتار کارکنوں کو جلد رہا کر دیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہڑتال کی اپیل کرنے والا شخص مایوسی کا شکار ہے۔ عوام ایجی ٹیشن کی سیاست سے تنگ آ چکے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن لیڈر احتساب سے بچنے کے لئے ہڑتال کا سہارا لے رہے ہیں۔ حکومت دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو گی۔ قومی دولت لوٹنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ملک تباہ ہو رہا ہے۔ فوج کیوں تماشائی بنی ہوئی ہے۔ فوج کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ جنرل وحید کہتے ہیں فوج سیاست سے الگ تھلگ رہے گی۔

○ واشنگٹن پوسٹ نے پھر کہا ہے کہ وہ نواز شریف کے انٹرویو کے ہر لفظ کی صداقت پر قائم ہیں۔

the most delicious form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED
Lahore · Karachi